# قارئین کے سوالات

تحریر: مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

## سوال: کیا نبی کریم ﷺ نور تھے یا بشر؟ سائل: محمد اعجاز افضل جہلم

**جواب:** تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح نبی کریم ﷺ بھی بشر تھے۔ جب پہلی امتوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا تو انکا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ آپ بشر ہیں۔ بشر منصبِ نبوت ورسالت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ رب العزت نے انکے اس باطل، اور گمراہ کن نظریہ کی تردید فرمائی۔ اور اسی طرح جب ہمارے امامِ اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو مشرکین مکہ نے بھی یہی اعتراض اٹھایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿واسروا النجوی الذین ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم افتأتون السحر و انتم تبصرون﴾ (سورۃ الانبیاء: ۳) ترجمہ: ''اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے، پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آجاتے ہو''۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا ﴿وما ارسلنا قبلك الا رجالاً نوحی الیهم فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون﴾ (سورۃ الانبیاء: ۷) ترجمہ: ''آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے، پس تم اہلِ کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو''

اس واضح نص کے باوجود ''قبوری فرقے'' کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کا حصہ ہیں۔

اس عقیدہ کی تردید میں شہیدِ اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ لکھتے ہیں: ''چنانچہ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کا حصہ ہیں۔ یہ لوگ آپ ﷺ کو دائرہ انسانیت سے خارج کر کے نوری مخلوق میں داخل کر دیتے ہیں۔ یہ غیر عقلی اور غیر منطقی عقیدہ ہے اور عام آدمی کے فہم سے بالاتر ہے۔ شریعت اسلامیہ سادہ اور عام فہم شریعت ہے۔ اس قسم کے ناقابلِ فہم اور خلافِ عقل عقائد سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

لہذا قرآنی آیات میں اس بات کی واضح تصریح موجود ہے۔ کہ آپ ﷺ بشر تھے۔ اور اسی طرح قرآن ہمیں یہ بھی بتلاتا ہے کہ کفار سابقہ انبیاء ورسل کی رسالت پر جو اعتراضات کرتے تھے، ان میں سے ایک اعتراض یہ تھا کہ وہ کہتے تھے: یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر کو اپنی ترجمانی کے لیے منتخب فرما لیا ہو۔ اور اس کے سر پر تاجِ نبوت رکھ دیا ہو؟ اس کام کے لیے ضروری تھا کہ اللہ نوری مخلوق میں سے کسی فرشتے کو منتخب فرماتا۔ تو گویا انبیاء ورسل کی بشریت کو اللہ تعالیٰ نے کفار کی ہدایت میں مانع قرار دیا ہے۔

ثابت ہوا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی بشر رسول نہیں ہو سکتا، عقیدۂ کفار تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کفار کہتے

تھے، بشریت رسالت کے منافی ہے۔اور بریلویت کے پیروکار یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسالت بشریت کے منافی ہے بہر حال اس حد تک دونوں شریک ہیں کہ بشریت ورسالت کا اجتماع ناممکن ہے" (بریلویت :۱۴۱)

اب ہم اتنی سی وضاحت کے بعد آپ ﷺ کی بشریت پر قرآنی دلائل پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿قل انما انا بشر مثلکم یو حٰی الي انما الٰھکم اله وا حد ﴾(سورۃ الکھف :۱۱۰، حٰم السجدہ :۶) ترجمہ : "آپ کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمہارے ہی جیسا بشر ہوں، میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے"۔

اور ﴿قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً﴾(سورۃ بنی اسرائیل :۹۳)

ترجمہ :"آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ پاک ہے اللہ۔ میں بجز ایک آدمی (اور) رسول کے اور کیا ہوں ؟"

خود اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :

﴿لقد من الله علی المومنین اذبعث فیھم رسولاً من انفسھم﴾(سورۃ آل عمران :۱۶۴)

ترجمہ :"حقیقت میں اللہ نے بڑا احسان مسلمانوں پر کیا، جبکہ انہی میں سے ایک پیغمبر ان میں بھیجا"

﴿لقد جاء کم رسول من انفسکم ﴾ (سورۃ التوبہ :۱۲۸)

ترجمہ :"بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری ہی جنس میں سے !"

قرآنی دلائل کے بعد ایک انتہائی اہم فتویٰ ملاحظہ فرمائیں : "فإن قلت : ھل العلم بکونه ﷺ بشراً ، ومن العرب ،شرط فی صحة الایمان ، أوھو من فروض الکفایة: أجاب الشیخ ولی الدین بن العراقی : بأنه شرط فی صحة الایمان . قال: لو قال شخص : أومن برسالة محمد ﷺ الی جمیع الخلق ،ولکنی لا ادری ھل ھو من البشر أو الملائکة ، أو من الجن ، أو لاأدری أھو من العرب أو العجم، فلاشك فی کفره لتکذیبه للقرآن و جحده ما تلقته قرون الاسلام خلفاً عن سلف ، و صارمعلو ماً بالضرورة عند الخاص والعام ، ولاأعلم فی ذلك خلافاً . فلوکان غبیاً لایعرف ذلك وجب تعلیمه ایاه ، فإن جحده بعد ذلك حکمنا بکفره "۔

ترجمہ : " اگر تو یہ کہے کہ کیا اس بات کا جاننا کہ آپ ﷺ بشر تھے اور آپؐ کا تعلق عرب سے ہے ایمان کی صحت کے لیے شرط ہے یا فرض کفایہ ہے ؟

تو شیخ ولی الدین ابن العراقی اسکے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ ایمان کی صحت کے لئے شرط ہے ،اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ محمد ﷺ جمیع مخلوق کے لیے رسول بن کر آئے ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ وہ بشر تھے یا فرشتہ تھے یا جن تھے، یا میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ کا تعلق عرب سے ہے یا عجم

سے ؟ تو اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے قرآن مجید کی تکذیب کی ہے۔ اور اس چیز کا انکار کیا ہے جو پچھلے پہلوں سے سیکھتے چلے آرہے ہیں یہ بات تو خاص و عام کے نزدیک بالضرورت (یقینی طور پر) معلوم ہو چکی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں اختلاف کا کوئی علم نہیں ہے۔ اگر کوئی غبی ہے، اور وہ اس بات کو نہیں جانتا ہے تو اس کے لیے اس بات کا جاننا واجب ہے۔ اگر اس نے جاننے کے بعد انکار کیا تو ہم اس کو کافر قرار دیں گے" (المواھب اللدنیہ : ۳ / ۱۵۴) (تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی حنفی : ۴ / ۱۱۳)

اور اسی طرح حنفی مذہب کے معتبر ترین فتاویٰ میں لکھا ہے۔ "ولو قال : لا ادری ان النبی ﷺ کان إنسیاً او جنیاً یکفر" یعنی : "اگر کوئی یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ انسان تھے یا جن تو وہ کافر ہے" (الفتاوی التاتارخانیہ : ۵ / ۴۸۰)

اتنی واضح قرآنی نصوص اور فقہاء کی آراء کے بعد بھی اس "قبوری فرقے" نے شریعت کی تحریف و انکار، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی گستاخی اور توہینِ رسالت کی انتہاء کر دی ہے۔ جیسا کہ امام بریلویت احمد یار خان بریلوی لکھتے ہیں "قل" کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ﴿بشر مثلکم﴾ کہنے کی حضور کو اجازت ہے" (مواعظ نعیمیہ از احمد یار بریلوی : ۱۱۵) (جاء الحق از احمد یار بریلوی : ۱۷۵)

ذرا ان سے پوچھیے کہ "قل" کا لفظ تو ﴿قل انما الٰھکم الله واحد﴾ میں بھی ہے "آپ ﷺ کہہ دیجئے : بے شک تمہارا الٰہ تو صرف ایک ہی ہے" کیا یہ کہنے کی اجازت بھی آپ ﷺ کے سوا کسی کو نہیں ؟ صحابہؓ نے بھی آپ کو بشر کہا ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ جب کہ نعیمی صاحب خود لکھتے ہیں کہ "ہم بھی عقیدے کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں" (جاء الحق : ۱ / ۱۸۲)

مزید لکھتے ہیں : بلکہ ﴿قل﴾ میں اس جانب اشارہ ہے کہ بشر وغیرہ کلمات تم کہہ دو ہم تو نہ کہیں گے" (جاء الحق : ۱ / ۱۷۶ از نعیمی بریلوی) جبکہ یہی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "انبیاء کرام کو یا تو رب نے بشر فرمایا ہے یا خود انہوں نے......" (تفسیر نور العرفان : ۳۵۷)

## اب اس تضاد بیانی کو کیا نام دیا جائے ؟

احمد یار خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں : "نیز اس آیت ﴿قل انما انا بشر﴾ میں کفار سے خطاب ہے، چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے۔ لہذا فرمایا گیا کہ اے کفار! تم مجھ سے گھبراؤ نہیں، میں تمہاری جنس سے ہوں۔ یعنی بشر ہوں، شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے۔ اس سے کفار کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود ہے۔ اگر دیوبندی بھی کفار میں سے ہی ہیں۔ تو ان سے بھی یہ خطاب ہو سکتا ہے" (جاء الحق : ۱ / ۱۷۶)

جبکہ یہ بات تو آپ سے پہلے انبیاء کرام نے بھی فرمائی تھی... کیا انکا بھی یہی مقصد تھا؟ اور حدیث

شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿انما انا بشر مثلکم انسٰی کما تنسون ، فإذا نسیت فذکرونی﴾ "میں تمہارے جیسا بشر ہوں میں بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو، جب میں بھول جاؤں۔ تو تم مجھے یاد کرا دیا کرو" (صحیح البخاری مع الفتح : ۱/ ۵۰۳) (صحیح مسلم مع النووی : ۵/ ۶۶)

یہاں تو آپ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کو فرمارہے ہیں کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ بات تو سیدھی سادھی تھی کہ کفار کا نظریہ تھا کہ بشریت رسالت کے منافی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ آپؐ بشر ہیں، بشر رسالت کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا، تو اللہ تعالی نے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی، لیکن نعیمی بریلوی صاحب نے کس طرح واضح بات کو الجھانے کی کوشش کی اور اس کو بعید از عقل اور ناقابل فہم بنا دیا ہے اور آپ ﷺ کے منصبِ نبوت کا انکار تو نہ کر سکے، لیکن آپؐ کو ایک دھوکہ باز بہروپیے اور شکاری کا کھیل باور کرانے کی انتہائی مذموم کوشش کر کے آپ ﷺ کی توہین اور گستاخی کی ہے! العیاذ باللہ!!

دوسری بات یہ ہے کہ جب کفار نے یہ کہا کہ بشریت رسالت کے منافی ہے جبکہ آپؐ بشر ہیں۔ تو اللہ تعالی نے آپؐ کی بشریت کی نفی نہیں کی، بلکہ یہ فرمایا کہ آپ ﷺ سے پہلے نبی بھی انسان تھے، زمین پر انسان بستے ہیں لہذا انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسان ہی مبلغ ہو سکتا ہے اسی طرح آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے بشر ہونے کا اعلان کروایا۔

بقول ان کے اگر آپ ﷺ بشری لبادہ اوڑھ کر آئے اور جنس کے اعتبار سے نوری تھے تو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات چھپانے کی آخر کیا ضرورت تھی؟ اس کے بیان کرنے میں مانع کیا تھا؟ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ﴿ ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم﴾ کا کیا مطلب ہے؟ اور اللہ تعالی کے ارشاد ﴿لقد من الله علی المومنین اذبعث فیهم رسولاً من انفسهم﴾ کا کیا معنی؟ ﴿لقد جاء کم رسول من انفسکم﴾ کا کیا مفہوم؟؟؟

پھر یہ کہنا کہ آپ ﷺ نور تھے بشریت کا روپ دھار کر آئے اس پر دلیل کیا ہے؟ جبکہ بریلویوں کے مفتی احمد یار نعیمی قرآنی آیات سے ثابت کرتے ہیں کہ "عقائد میں تخمینے، قیاس، اٹکل کافی نہیں اسکے لیے یقینِ شرعی درکار ہے" (تفسیر نورالعرفان : ۲۳۴، ۳۳۸، ۷۸۲)

بات واضح ہے کہ آپؐ کہہ دیجیے! کہ میں بس تمہارے ہی جیسا بشر ہوں، میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، یعنی میں بھی بشر ہوں تم بھی بشر ہو، میں تمہاری جنس سے ہوں صرف میرا رتبہ اور مقام بلند ہے کیونکہ میرے رب نے مجھے نبوت ورسالت سے نواز کر لازوال اعزاز بخشا ہے۔ اور بات بھی صحیح ہے کہ ساری کائنات میں اعلیٰ وارفع ہستی آپ ﷺ ہی کی ہے۔ بقول سعدی ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس بات میں کسی کے لیے بھی تاویل وانکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ الا من سفه نفسه۔

اگر آپ ﷺ کو نور مانا جائے تو اس میں آپ ﷺ کا کوئی کمال ثابت نہیں ہوتا ہے، کمال تو اس میں ہے کہ آپ ﷺ کو بشر مان کر سید الانبیاء، سید المرسلین، سید العالمین، سید ولد آدم فی الدنیا والآخرۃ اور رحمۃ للعالمین مانا جائے ورنہ آپ ﷺ کے معجزات کی حیثیت ہی ختم ہو کر رہ جائے گی۔

امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں "بشر کہنا کفار کا مقولہ ہے" (فتاویٰ رضویہ: ۶/ ۱۴۳)

جبکہ صحابہ کرامؓ سے بشر کہنا ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عائشہؓ اپنا نظریہ بیان کرتی ہیں۔

"عن عمرة قالت: قيل لعائشة: ماذا كان يعمل رسول الله ﷺ في بيته ؟ قالت: كان بشراً من البشر: يفلي ثوبه و يحلب شاته، ويخدم نفسه" "حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کام کرتے تھے تو فرمایا: آپؐ بشروں میں سے ایک بشر تھے" آپؐ خود اپنے کپڑوں سے جوئیں تلاش کرتے تھے، اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے اور اپنی خدمت آپؐ خود کرتے تھے!" (شمائل ترمذی: ۲۸۳ حدیث ۳۴۳) (الادب المفرد حدیث: ۵۴۱) (دلائل النبوۃ للبیہقی: ۱/ ۳۲۸) (مسند ابی یعلی حدیث ۴۸۷۳) (حلیۃ الاولیاء: ۸/ ۳۳۱) (مسند امام احمد: ۶/ ۲۵۶) (فتح الباری: ۱۰/ ۴۶۱)

محدث البانی رحمہ اللہ تعالیٰ مسند امام احمد والی سند کے بارے میں فرماتے ہیں "هذا اسناد صحيح على شرط مسلم" "یہ سند امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے" (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۲/ ۲۸۰ حدیث ۶۷۱)

اس حدیث شریف میں تو سیدہ عائشہؓ نے آپ ﷺ کو "بشر" کہا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بریلویوں کے اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کے خلاف نازیبا کلمات کہے ہیں، اپنے ایک قصیدے میں لکھا ہے ؎ تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ وبر

(حدائق بخشش ۳/ ۲۳ بحوالہ بریلویت از علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ: ۴۰)

کیا کوئی سنی مسلمان ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اس نظریہ کا تصور کر سکتا ہے؟ جبکہ احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں "کہ حضرت صدیقہ کی عظمت کا منکر شیطان کا متبع ہے، بے حیا ہے، بدکار ہے، اس سے بڑا بے حیا کون ہوگا کہ جو اپنی ماں کو تہمت لگائے (تفسیر نور العرفان از نعیمی: ۵۶۱)

اب فیصلہ بریلوی عوام کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنے اعلیحضرت کو کیا نام دیں گے؟ بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے نور کا حصہ ہیں انسانی شکل میں متشکل ہو کر آئے تھے جنسِ بشریت سے آپ کا کوئی تعلق نہیں،

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ ﷺ نور ہیں تو سیدہ عائشہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ کا آپ ﷺ

سے نکاح کیسا؟ کیونکہ خود احمد یار خان نعیمی قرآن حکیم سے ثابت کرتے ہیں کہ "دنیا میں نکاح کے لیے جنسیت ضروری ہے" (تفسیر نور العرفان : ۶۹۴) اور اسی طرح حضرت کعب بن زہیرؓ نے آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کی شان میں اشعار پڑھے جن میں آپ پر لفظ "بشر" کا استعمال کیا۔

ومبلغ العلم فیه انه بشر          وانه خیر خلق الله کلهم

ترجمہ : "آپ ﷺ کے بارے میں مبلغ علم یہ ہے کہ آپ ﷺ بشر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں (روح المعانی از آلوسی حنفی : ۲۹/۱۱۶)

اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں ہر ایک بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا وہ حفظ کے ارادے سے لکھ لیتا مجھے اس بات پر قریش نے روکا ،انھوں نے کہا، کیا تو ہر بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے لکھ لیتا ہے :"ورسول الله ﷺ بشر" جبکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں آپ غضب و غصہ کی حالت میں بھی کلام کرتے ہیں اور جب راضی ہوتے ہیں تب بھی کلام کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں لکھنے سے رک گیا، میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تو لکھ! مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس منہ سے صرف حق ہی نکلتا ہے" (ابو داؤد مع العون : ۱۰/۷۹) (مسند امام احمد : ۲/۱۶۲)

شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں" ولهذا طرق اخری عن عبدالله بن عمرو یقوی بعضها بعضاً" (فتح الباری :۱/۲۷۰)

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرامؓ آپ کو بشر سمجھتے تھے اور یہ کہنا کہ آپ ﷺ کو بشر کہنا، کفار کا مقولہ ہے۔ صحابہ کرامؓ کی گستاخی ہے۔ خود احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں :"نبی کے صحابہ کو برا کہنا، نظر حقارت سے دیکھنا کافروں کا کام ہے۔ تمام صحابہ کی عظمت ایمان کی نشانی ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کے دل میں صحابہ رسول کا احترام نہ ہوگا اسے ایمان نصیب نہ ہوگا بے ادب بے نصیب بلکہ صحابہ کی طرف ہر منسوب چیز کا احترام چاہیے"۔(نور العرفان : ۷۵۳)

بریلوی حضرات نہ صرف آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں بلکہ آپ ﷺ کو نور خداوندی کا حصہ سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ امام بریلویت احمد یار نعیمیؒ لکھتے ہیں "رسول اللہ ﷺ اللہ کے نور سے ہیں اور ساری مخلوق آپ کے نور سے ہے" (مواعظ نعیمیہ از احمد یار بریلوی : ۱۴)

یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور مشرکین مکہ نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا، اور بریلویوں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ کے نور کا حصہ قرار دیا ہے۔ گویا

کہ ان کے نزدیک ساری مخلوق اللہ کے نور کا ٹکڑا ہے (العیاذ باللہ) اس باطل اور کفریہ عقیدے کے بعد بھی یہ لوگ اہل سنت والجماعت کہلوانے میں ذرا جھجک محسوس نہیں کرتے ہیں!

جبکہ اللہ تعالیٰ اس کافرانہ اور مشرکانہ عقیدے کا رد فرماتے ہیں ﴿وجعلواله من عباده جزء أ﴾ (سورۃ الزخرف : ۱۵) "ترجمہ اور (انہوں نے) اس (اللہ) کے لیے اسکے بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا"۔

اور اس طرح کی باتیں کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہے ﴿ذلك قولهم بأفواههم يضاهئو ن قول الذين كفرو امن قبل قاتلهم الله انى يوفكون﴾ (سورۃ التوبہ : ۳۰) "یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں، اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں، اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں" (ترجمہ احمد رضا خان بریلوی)

اہل بدعت ﴿قد جاء كم من الله نور وكتاب مبين﴾ سے استدلال پکڑتے ہیں کہ آپ ﷺ نور تھے، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں "نور" سے مراد قرآن مجید ہے (الکشاف از زمخشری حنفی : ۱/ ۲۱۸) (تفسیر النسفی : ۲/ ۲۵۴) (روح المعانی) یہاں صفت کا عطف صفت پر ہے جیسا کہ سورۃ النساء آیت ۱۷۴ اور سورۃ التغابن آیت ۸ میں ہے، بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ نور سے مراد یہاں اسلام ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر نور سے مراد آپ ﷺ لیے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا "بالنور محمد الذى انار الله به الحق وا ظهر به الاسلام و محق به الشرك "ترجمہ "حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی وہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق کو واضح اور روشن کیا اسلام کو غلبہ عطا کیا اور شرک کو مٹایا" (ابن جریر) (خازن) (مدارک وغیرہ) سے ثابت ہوا کہ نور آپ ﷺ کا صفاتی نام ہے باعتبار جنس کے آپ ﷺ بشر ہیں اور آپؐ کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے جیسا کہ امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: (مامن مولود فى سرته من تربة التى خلق فيها حتى يدفن فيها وانا وابوبكر و عمر خلقنا من تربة و احدة فيها ندفن) یعنی: "ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا ہے یہاں تک کہ مرنے کے بعد اسی میں دفن ہوگا۔ چنانچہ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک ہی جگہ کی مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں اور ہم اسی جگہ میں دفن ہوں گے" (فتاوی افریقہ : ۸۵)

خان صاحب بریلوی نے تصریح کر دی کہ آپ ﷺ مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ آپؐ کے نورِ ہدایت ہونے میں شک کرنے والا انسان کافر ہے۔ اور اسی طرح وہ ایک روایت "اول ما خلق الله نورى" پیش کرتے ہیں۔ یہ روایت موضوع (من گھڑت) باطل، جھوٹی، جعلی، خود ساختہ، بناوٹی، بے اصل، بے بنیاد، بے سند اور ہمارے امام اعظم حضرت محمد ﷺ پر افتراء اور جھوٹ ہے۔ اور قرآنی نصوص اور احادیث نبویہؐ کے صریح خلاف ہے۔